السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں بیوی میں سے کسی کا انتقال ہوجائے تو کیا زوجین کا رشتہ باقی نہیں رہتا؟ کیا متوفی یا متوفیہ کا چہرہ دیکھنا یا مرنے کے بعد ایک دوسرے کو غسل دینا جائز نہیں ہے؟ عموماً ہمارے معاشرے میں انتقال سے طلاق، علیحدگی اوراجنبیت کے واقع ہونے کا جو تصور پایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اگر دنیا میں ان کے درمیان تفریق ہوجاتی ہے جبکہ وہ دونوں نیک تھے تو پھر قیامت میں وہ دونوں ایک ساتھ رہیں گے یا نہیں؟ قرآن حکیم میں کئی جگہ یہ ہے کہ وہ جوڑے جوڑے جنت میں ہوں گے، اس کا کیا مطلب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر زوجین ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہوں تو چہرہ دیکھنا بالاولیٰ جائز ہے۔ مرد اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ اس بارے میں مولانا عزیز زبیدی کا مرتب کردہ فتویٰ ملاحظہ ہو:

خاوند بیوی کا ایک دوسرے کو غسل دینا: اس مسئلہ پر تو اجماع ہے کہ جو شوہر مرجائے تو عورت اسے غسل دے سکتی ہے۔

نقل ابن المنذر وغیرہ الاجماع علی جواز غسل المرأۃ زوجھا

قال الشاہ ولی اللہ: واتفقوا علی جواز غسل المرأۃ زوجھا

حضرت صدیق اکبر جب فوت ہوئے تو آپ کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس نے صحابہ کی موجودگی میں غسل دیا، پھر باہر نکلیں۔ اوراس کی وصیت خود حضرت ابوبکر نے کی تھی۔

حضرت جابر بن زید نے اپنی بیوی کو وصیت کی تھی کہ وہ انہیں غسل دے۔

حضرت ابوموسیٰ کو ان کی اہلیہ نے غسل دیا تھا۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ اگر مرد فوت ہوجائے تو اس کی اہلیہ اسے غسل دے۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں: بیوی اپنے خاوند کو غسل دے۔

ہاں اس امر میں اختلاف ہے کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دے یا نہ؟ احناف اسے جائز نہیں سمجھتے مگر یہ بات محل نظر ہے کیونکہ یہ بات صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا تھا: اگر تمہارا مجھ سے پہلے انتقال ہوگیا تو میں تمہیں غسل بھی دوں گا اور کفن پہناؤں گا۔،،

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: اگر وہ بات مجھے پہلے معلوم ہوجاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو آپ ﷺ کو ان کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔

حضرت علی نے حضرت فاطمۃ الزہرا کو غسل دیا تھا۔ (سنن الدار قطنی: 2 79، والمستدرک للحاکم 3 163، 164، یہ قصہ متعدد اسناد سے منقول ہے۔ ان میں سے ایک سند کو حافظ ابن حجر نے حسن کہا ہے۔ (تلخیص الجبیر: 2 327)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: مرد اپنی بیوی کو غسل دینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

عبدالرحمن بن الاسود (تابعی) فرماتے ہیں اپنی بیویوں کو میں خود غسل دیا کرتا ہوں، ان کی ماؤں اور بہنوں کو روک دیا کرتا ہوں۔

حسن بصری فرماتے ہیں کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔

یہ فتویٰ ''فتاویٰ علمائے حدیث،، جلد پنجم سے لیا گیا ہے اوراس میں اصول حدیث کی چند بحثیں حذف کردی گئی ہیں۔

یہاں ایک نکتہ اور ملاحظہ ہو۔

کیا موت سے میاں بیوی کا تعلق ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہوجاتا ہے؟

جہاں تک دنیوی زندگی کا تعلق ہے تو یہ تعلق سورج کی غروب ہونے کے بعد جیسے شفق کچھ دیر تک رہتی ہے اس طرح باقی رہتا ہے، اسی لیے مرد عورت کا وارث ہوتا ہے اور عورت مرد کی وارث ہوتی ہے۔ عورت عدت وفات گزارتی ہے، جس کی مدت چار ماہ دس دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک شخص کے ساتھ جنت کے اسی درجے میں جس میں وہ خود ہے، اس کے بال بچوں اور والدین کو بھی جمع کردے گا۔ ارشاد فرمایا:

جَنّٰتُ عَدنٍ يَدخُلونَها وَمَن صَلَحَ مِن ءابائِهِم وَأَزوٰجِهِم وَذُرِّيّٰتِهِم وَالمَلٰئِكَةُ يَدخُلونَ عَلَيهِم مِن كُلِّ بابٍ ٢٣ ... سورة الرعد

''ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے،،

(سورۃ الرعد آیت نمبر23)

سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا:

ادخُلُوا الجَنَّةَ أَنتُم وَأَزوٰجُكُم تُحبَرونَ ٧٠ ... سورة الزخرف

''تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ۔،، (الزخرف 43:70)

اس سے بعض مفسرین نے جنت کی حوریں مراد لی ہیں لیکن ادخلوا الجنۃ (جنت میں داخل ہوجاؤ) اس بات کا قرینہ ہے کہ اس سے مراد دنیا کی بیویاں ہی ہیں۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ موت کی وجہ سے میاں بیوی کا تعلق عارضی طور پر منقطع ہوجاتا ہے کیونکہ جنت میں دوبارہ ملاپ ہونا ہے۔ تو کیا اس عارضی انقطاع کا یہ معنی لیا جائے کہ موت کے بعد ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنا بھی منع قرار دے دیا جائے؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

جنازے کے مسائل، صفحہ: 302

محدث فتویٰ